AJIS Aligarh Journal of Interfaith Studies
Peer Reviewed, , Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020

HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT

سرسیداور تعلیم نسواں

محمد عامر

ریسرچ اسکالر، شعبۂ سنی دینیات, علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ARTICLE DETAILS	ABSTRACT
Article History Published Online: _Published _ **Keywords**: ➢ Sir Syed ➢ Women Education ➢ Women empower-rment	انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر ہند کے افق پر سرسید علیہ الرحمہ قوم ہند کے معمار اعظم، مصلح قوم وملک کی حیثیت سے طلوع ہوئے۔ بلا شبہ سرسید ایک دور اندیش صفت شخصیت کے حامل تھے، اور وقت وحالات سے واقفیت کی بناپر عورتوں کی تعلیم سے قبل مردوں کے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ جس دور میں لڑکوں کے حصول تعلیم میں مشکلات آرہی ہو تو آپ کا لڑکیوں کے تعلیم کا معاملہ پس پشت ڈالنا ہی بہتر اور مناسب تھا، لہذا آپ نے وقت وحالات کے لحاظ سے پہلے مردوں کو حصول تعلیم کے لئے آمادہ کر کے ان کو جدید و عصری علوم وفنون کے سرچشمہ سے سیراب کیا اور ایک مدت تک اسی کے لئے کوشاں تھے، پھر تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوئے۔

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر ہند کے افق پر سر سید علیہ الرحمہ قوم ہند کے معمار اعظم، مصلح قوم وملک کی حیثیت سے طلوع ہوئے، یوں تو اس دور میں چند مصلحین ومفکرین نے قوم و سماج اور معاشرہ کی اپنے اپنے طریقے سے اصلاحات کیں، لیکن آپ علیہ الرحمہ نے ہندوستانی قوم کی ہر اس لحاظ سے خدمات انجام دیں جو اس وقت قوم کو ایک باعزت قوم بنانے میں معاون ومددگار ثابت ہوئیں، آپ نے قوم ہند کی علمی، سیاسی، سماجی، تہذیبی، ثقافتی اور تعلیمی گویا کہ ہر اعتبار سے اصلاحات کیں، حتی کہ قوم وملک کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

۱۸۵۷ء کی غدر میں ناکامی کے بعد قوم ہند پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے گئے، جس کی وجہ سے ہندوستانی عوام بالخصوص مسلمانان ہند ذلت وپستی کے عمیق غار میں گرتے چلے گئے، تعلیم و تہذیب، اصلاح وفلاح، ترقی و سربلندی اور روشن خیالی کے جوہر سے دور ہوتے گئے، گویا کہ وہ قومی ترقی کے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں پیچھے رہ گئے، بلاشبہ سر سید علیہ الرحمۃ قوم ہند کی اصلاح وفلاح کے لئے ہر ممکن کوشاں تھے کہ کسی بھی طریقے سے میری قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے۔ لہذا آپ نے حالات کا جائزہ لے کر تمام

نقوص کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا کی قوم کی ترقی تعلیم یں ہی مضمر ہے، لہذا بلا تفریق و امتیاز افراد قوم کو حصول تعلیم پر آمادہ کیا، اور جدید و عصری کے ساتھ مذہبی و دینی علوم کے مزین و آراستہ کیا، کیونکہ دنیا میں ترقی و سربلندی کی بنیاد صرف اور صرف تعلیم پر ہی منحصر ہے، اور دیگر ترقی یافتہ اقوام کے مطالعہ سے بھی یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ قومی ترقی صرف تعلیم میں مضمر ہے، لہذا اگر قوم کو اعلی مقام پر فائز ہونا ہے تو افراد قوم کو علوم فنون سے آراستہ ہونا از حد ضروری ہے، اسی تعلق سے سر سید علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:

"تمام قوموں نے اور بڑے بڑے دانشمندوں نے اس بات کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ قومی ترقی قومی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔ پس اگر ہم اپنی قوم کی بھلائی چاہتے ہیں تو قومی تعلیم اور قوم کو علم و ہنر سکھانے کی کوشش کریں۔" [1]

بلا شبہ تعلیم ہی واحد ایسا جوہر ہے جو قوموں کو ترقی کے اعلی منازل طے کرنے میں حد درجہ مدد فراہم کرتا ہے، سر سید علیہ الرحمہ کا یہ خیال عظیم تھا کہ ہندوستانی قوم جو ذلت و پستی کی انتہا کو پہنچ گئی ہے ان کو کم از کم تحصیل علوم پر آمادہ کیا جائے اور عصری و جدید کے ساتھ ساتھ دینی و مذہبی علوم کے سرچشموں سے سیر اب کیا جائے، تا کہ افراد

معاشرہ حصول تعلیم کے بعد بعد ایک کامل و مکمل انسان بن کر قوم وملک کی اصلاح وفلاح کے لئے ہر ممکن خدمات انجام دیں۔

بلاشبہ ایک مہذب قوم ومعاشرہ کی تشکیل کے لئے اس کے ہر ہر فرد کا تعلیم یافتہ ہونا انتہائی ضروری ہے اور معاشرہ میں صرف مردوں کا تعلیم یافتہ ہونا کافی نہیں ہے بلکہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی علوم وفنون سے مزین و آراستہ ہونا بے حد ضروری ہے، اور جب معاشرہ کی عورتیں علوم وفنون کے سرچشموں سے سیراب ہونگی، تو آئندہ نسلوں کی صحیح پرورش و صحیح تربیت ہوگی۔ کیونکہ بچوں کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے، اور جب بچوں کو تعلیم یافتہ مائیں گود سے ہی صحیح تربیت کریں گی، تو معاشرہ میں اخلاق وآداب کا بول بالا ہوگا، جس کے نتیجہ میں ایک مہذب معاشرہ وجود میں آئے گا۔

سرسید اور تعلیم نسواں:-

اقوام وملل کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ دنیا میں جتنی بھی قومیں ترقی و سربلندی کے اعلی مقام و مرتبہ پر فائز ہوئیں، ان تمام قوموں کے اعلی و سربلند ہونے میں ایک اہم وجہ یہ تھی کہ اس قوم کے تمام افراد نے ہر طرح کے علوم وفنون

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

سے اپنے آپ کو مزین و آراستہ کیا، کیونکہ جب افراد قوم علوم وفنون سے آراستہ و پیراستہ ہونگے تو وہ قوم ومعاشرہ کی اصلاح وفلاح کے لئے ہر ممکن خدمات انجام د یں گے، یہ واضح حقیقت ہے کہ علم کی روشنی سے سماج و معاشرہ کی ظلمت وتاریکی کا خاتمہ ممکن ہے، لہذا جب قوم کا ہر ہر فرد علوم و فنون کے سر چشموں سے سیر اب ہو گا تو معاشرہ ظلمت و تاریکی اور دیگر تمام خرابیوں سے پاک وصاف ہو گا۔ سر سید علیہ الرحمہ اسی فلسفہ کے پیش نظر ہندوستانیوں کو عصری وجدید کے ساتھ ساتھ دینی و مذہبی علوم وفنون سے آراستہ کرانا چاہتے تھے، اور اپنی دور اندیشی کی بنا پر پہلے مردوں پھر بعد میں عوروتوں کے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ ایک مہذب معاشرہ کی تشکیل میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا بے حد ضروری ہے۔

بلا شبہ سر سید ایک دور اندیش صفت شخصیت کے حامل تھے، اور وقت وحالات سے واقفیت کی بنا پر عورتوں کی تعلیم سے قبل مردوں کے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ جس دور میں لڑکوں کے حصول تعلیم میں مشکلات آرہی ہو تو آپ کا لڑکیوں کے تعلیم کا معاملہ پس پشت ڈالنا ہی بہتر اور مناسب تھا، لہذا آپ نے وقت وحالات کے لحاظ سے

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

پہلے مردوں کو حصول تعلیم کے لئے آمادہ کر کے ان کو جدید و عصری علوم و فنون کے سرچشمہ سے سیر اب کیا اور ایک مدت تک اسی کے لئے کوشاں تھے، پھر تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوئے۔ کیونکہ ایک مہذب معاشرہ کے وجود کے لئے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ازحد ضروری ہے۔ تعلیم نسواں سے متعلق سرسید کے خیالات کی ترجمانی ان الفاظ میں ہوتی ہے:

”اے میری بہنوں! تم یقین جانو کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں مردوں کی حالت درست ہونے سے پہلے عورتوں کی حالت درست ہوگئی ہو اور کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں ہے جس میں مردوں کی حالت درست ہو گئی ہو اور عورتوں کی حالت درست نہ ہوئی ہو۔ ان سچے واقعات نے میرے نے میرے دل میں بہت کچھ اثر کیا ہے۔ میں نے تمہارے لڑکوں کی تعلیم پر جو کوشش کی ہے اسے تم یہ نہ سمجھو کہ میں اپنی پیاری بیٹیوں کو بھول گیا ہوں۔ بلکہ میرا یقین ہے کہ لڑکوں کی تعلیم پر کوشش کرنا لڑکیوں کی تعلیم کی جڑ ہے۔ پس جو خدمت میں تمہارے لڑکوں کے لیے کرتا ہوں در حقیقت وہ لڑکوں لڑکیوں دونوں کے لیے ہے۔“[۲]

آپ پر تعلیم نسواں کی مخالفت کا الزام بھی عائد کیا جاتا ہے، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، آپ کے تعلیم نسواں کی حمایت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے وقت و حالات کی مناسبت سے عورتوں کے بجائے پہلے مردوں کے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ جب افراد معاشرہ تعلیم یافتہ ہونگے تو وہ خود بخود عورتوں کے تعلیم کا انتظام کر لیں گے۔ تعلیم نسواں سے متعلق سرسید اپنے خیالات کی ترجمانی اوراپنے الزامات کا جواب دیتے ہوئے ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

"یہ الزام کہ میں عورتوں کی تعلیم سے کنارہ کش ہوں محض غلط ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ میری رائے میں عورتوں کی تعلیم کا ذریعہ مرد ہی ہوں گے۔ اگر مردوں کو تعلیم نہ ہو تو نہ استانیاں ہوں گی نہ کوئی سامان عورتوں کی تعلیم کا ہو گا جب مرد لایق ہو جاویں گے سب ذریعے پیدا کر لیں گے۔ گھر کی عورتیں بھی لایق ہو جاویں گی اور استانیاں بھی پیدا ہو جاویں گی۔ میرے صرف دو مطلب ہیں جن کو میں پھر بیان کرتا ہوں۔ اول یہ خیال کہ میں مخالف عورتوں کی تعلیم کا ہوں غلط ہے۔ دوسرے یہ کہ ذریعہ عورتوں کی تعلیم کا سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہے کہ مردوں کی تعلیم ہو اور اس لئے اسی میں میں کوشش کرتا

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

ہوں کہ بچوں کی تعلیم ہو۔ جب وہ تعلیم یافتہ ہو جاویں گے اپنی بیبیوں اور بچوں اور عورتوں کو تعلیم سے آراستہ کریں گے۔"[۳]

آپ کے افکار و خیالات، اقوال و اعمال اور خدمات کو دیکھتے ہوئے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ در اصل آپ تعلیم نسواں کے حامی تھے، لیکن اپنی دوراندیشی اور وقت و حالات سے واقفیت کی بنا پر تعلیم نسواں کے معاملہ کو پس پشت ڈال دینا ہی مناسب سمجھا، کیونکہ جس دور میں مردوں کے حصول تعلیم میں مشکلات آرہی ہو تو ان حالات میں تعلیم نسواں کی وکالت بے سود تھی، اسی بنا پر آپ نے مردوں کے بعد عورتوں کے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، آپ تعلیم نسواں سے متعلق رقمطراز ہیں :

"میری نہایت دلی آرزو ہے کہ عورات کو بھی نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی جاوے۔ مگر موجودہ حالت میں کنواری عورتوں کو تعلیم دینا ان پر سخت ظلم کرنا اور ان کی تمام زندگی کو رنج و مصیبت میں مبتلا کر دینا ہے۔۔۔۔۔ عورات کی تعلیم قبل مہذب ہونے مردوں کے نہایت ناموزوں اور عورتوں کے لئے آفت بے درماں ہے۔ یہ ہی باعث ہے کہ میں نے آج تک عورات کی تعلیم میں کچھ نہیں کہا۔"[۴]

آپ نے افراد معاشرہ کو اس بات کا احساس دلایا کہ قومی ترقی و سربلندی کے لئے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی تعلیم یافتہ ہونا ازحد ضروری ہے۔ اور وقت و حالات کے لحاظ سے مردوں کے بعد تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوئے، مزید عورتوں کو ایسے علوم وفنون سے مزین و آراستہ کرانا چاہتے تھے جو آئندہ نسلوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور معاشرہ کی اصلاح وفلاح میں معین و مددگار ثابت ہو، چنانچہ تعلیم نسواں اور طریقۂ تعلیم نسواں سے متعلق رقم طراز ہیں:

"اے میری بہنو۔ میں اپنی قوم کی خاتونوں کی تعلیم سے بے پرواہ نہیں ہوں۔ میں دل سے ان کی ترقی تعلیم کا خواہاں ہوں۔ مجھ کو جہاں تک مخالفت ہے اس طریقہ تعلیم سے ہے جس کے اختیار کرنے پر اس زمانہ کے کوتاہ اندیش مایل ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنا پرانا طریقہ تعلیم اختیار کرنے پر کوشش کرو۔ وہی طریقہ تمہارے لیے دین و دنیا میں بھلائی کا پھل دیگا۔ اور کانٹوں میں پڑنے سے محفوظ رکھے گا۔" ۵

آپ کا یہ خیال تھا کہ قوم و معاشرہ کی ترقی کے لئے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا علوم وفنون سے مزین و آراستہ ہونا ازحد ضروری ہے، لیکن آپ عورتوں کی ایسی

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

تعلیم خلاف تھے جوان میں بے حیائی اور بد اخلاقی پیدا کرے، بلکہ آپ کی یہ خواہش تھی کہ عورتوں کو مذہبی و اخلاقی اورامور خانہ داری کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے جو آنے والی نسلوں کی صحیح تعلیم وتربیت کا سبب بنے گی، کیونکہ جب آنے والی نسلوں کی صحیح تعلیم وتربیت ہوگی تو معاشرہ کی ترقی میں معاون ہوگا، چنانچہ اسی تعلق سے بیان کرتے ہیں:

”اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت میں مردوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کی بھی کوشش لازم ہے کیونکہ قوم کی اصلی ترقی زیادہ تر اسی پر منحصر ہے یہ تعلیم ایسی ہونی چاہئے کہ عورتوں کی مذہبی، علمی اور اخلاقی زندگی میں ترقی ہو۔“ ٦

مزید عورتوں کو اخلاق و آداب اورامور خانہ داری کی تعلیم سے متعلق رقمطراز ہیں:

”عورتوں کی، تعلیم نیک اخلاق، نیک خصلت، خانہ داری کے امور، بزرگوں کا ادب، خاوند کی محبت، بچوں کی پرورش، مذہبی عقائد کا جاننا ہونی چاہئے۔ اس کا میں حامی ہوں، اس کے سوا اور کسی تعلیم سے بے زار ہوں۔“ ٧

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

مذکورہ تمام اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم نسواں قومی ترقی کے لئے از حد ضروری ہے، لیکن آپ نے اپنی دور اندیشی، وقت وحالات سے واقفیت کی بنا پر مردوں کو علوم وفنون سے مزین و آراستہ کرنے بعد تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ عورتوں کی تعلیم مردوں کے تعلیم پر منحصر ہے،اور ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ افراد معاشرہ کے تعلیم یافتہ ہونے سے تعلیم نسواں سے متعلق تمام مشکلات بآسانی ختم ہو جائیں گی۔مزید آپ کی یہ خواہش تھی کہ عورتوں کو دین ومذہب، اخلاق وآداب اور امور خانہ داری کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے، جس سے اس کا گھرانہ مہذب ہو، اور ایسی تعلیم کے قطعاخلاف تھے جو معاشرہ میں بے حیائی اور بد اخلاقی پیدا کرے، چونکہ بچوں کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے، لہذا جب عورتیں اخلاق و آداب اور امور خانہ داری سے واقف ہوں گی تو آئندہ نسلوں کی صحیح تعلیم وتربیت کریں گی، جس کے نتیجہ میں ایک مہذب معاشرہ وجود میں آئے گا، جو قوم وملک کی ترقی میں معاون ومددگار ہوگا۔

اختتامیہ -:

سر سید علیہ الرحمۃ کے افکار و خیالات سے اور خدمات کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے قوم کی اصلاح وفلاح، ترقی و سربلندی کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی، اور ہر ممکن کوشاں تھے کہ میری عزیز ترین قوم جو ذلت و پستی کے غار میں گری جارہی ہے ،اس کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرکے اعلی مقام و مرتبہ پر فائز کیا جائے، مزید افراد معاشرہ کو اس بات کا احساس دلایا کہ قومی ترقی و سربلندی کے لئے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا انتہائی ضروری ہے۔

یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ مردوں کے تعلیم یافتہ ہونے سے تعلیم نسواں سے متعلق تمام مشکلات کا خاتمہ ممکن ہے، کیونکہ عورتوں کی تعلیم مردوں کی تعلیم پر منحصر ہے۔ اورآپ کی یہ خواہش تھی کہ معاشرہ کی عورتیں، اخلاق وآداب، دینی ومذہبی اور امور خانہ داری کی تعلیم سے آراستہ ہوں جس سے ان کے گھرانہ خوش حال ہو،اور جب تعلیم یافتہ مائیں آنے والی نسلوں کی صحیح تعلیم وتربیت کریں گی، تو ایک مہذب معاشرہ وجود میں آئے گا۔ جو قوم وملک کی ترقی و سربلندی میں معاون ومددگار ثابت ہو گا۔

ISSN:2582-7553

201 | Page

Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

آپ کی تمام قومی خدمات کو دیکھتے ہوئے آپ کی شان میں اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے کہ:-

ہماری باتیں ہی باتیں ہیں سید کام کرتا تھا۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ سر سید کی پوری زندگی کو عملی نمونہ بنا کر اسی طرز پر قوم وملک کے لئے خدمات انجام دیں اور آپ کے تمام اقوال کو اپنی عملی زندگی میں شامل کریں۔یہی قوم وملک ترقی و سربلندی میں معاون ہو گا۔

Notes and References

حوالہ جات:

۱۔ مولوی محمد امام الدین، مرتب: مکمل مجموعہ لکچر زو اسپیچز، تقریر جلسۂ عظیم آباد پٹنہ ۲۶/ مئی ۱۸۷۳ئ، سر سید اکاڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، طبع ثانی ۲۰۱۰ئ، ص: ۹۶

۲۔ سید اقبال علی، سر سید احمد خاں کا سفر نامۂ پنجاب، سر سید اکیڈمی، علی گرھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، طبع ثانی ۲۰۰۹ء، ص:۱۱۴

۳۔ مولوی محمد امام الدین، مرتب: مکمل مجموعہ لکچر زو اسپیچز، تقریر اجلاس محمڈن ایجو کیشنل کانفرنس ۲۹/ دسمبر ۱۸۹۱ئ، بمقام علی گڑھ، سر سید اکاڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، طبع ثانی ۲۰۱۰ئ، ص:۴۹۶

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

۴۔ مولوی سید ممتاز علی، حقوق نسواں، دار الاشاعت، پنجاب لاہور، ۱۸۹۸، ص:۵۷۔۵۸
رڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، سرسید کا آئینہ کانۂ افکار، فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، کراچی پاکستان، اشاعت اول ۱۹۹۸ئ، ص:۲۱۳

۵۔ سید اقبال علی، سرسید احمد خاں کا سفر نامۂ پنجاب، سرسید اکیڈمی، علی گرھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، طبع ثانی ۲۰۰۹ء، ص:۱۱۳

۶۔ ثریا حسین، بحوالہ: سرسید احمد خاں اور ان کا عہد، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۹۳ئ، ص:۳۵۷

۷۔ محمد اسماعیل پانی پتی، خطبات سرسید، مجلس ترقی ادب، لاہور، طبع اول، جون ۱۹۷۳ئ، جلد دوم، ص:۲۷۹